بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

عام انتخابات .... باکمال عوامی شعور!

11 مئی 2013ء پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ یادرکھا جائے گا جس میں عام انتخابات کے ذریعے پاکستانی عوام نے باکمال شعورذہانت اور لیاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ووٹ کی پرچی سے وہ کام کر دکھایا جو کسی راکٹ میزائل اور توپ کے گولے سے بھی ممکن نہ تھا۔

انتخابات سے قبل کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ لوگ اس قدر حیرت انگیز فیصلہ دیں گے۔اس لیے تمام سیاسی جماعتیں اپنی کامیابیوں کے دعوے کرتی تھیں بلکہ انہیں یقین تھا کہ وہ کلین سویپ کریں گی مذہبی جماعتوں کو بھی خوش گمانی تھی کہ وہ اسلام کے نام پراتنے ووٹ ضرور حاصل کرلیں گی کہ بعض خاص جماعتوں کے نتائج پراثرانداز ہوسکیں۔

پاکستان کے ذرائع ابلاغ میں ایک طوفان برپا تھا مالی مسابقت اور مصنوعی فضا پیدا کرنے میں مبالغہ آرائی جھوٹ فرضی اندازے قیافے اور یک طرفہ پروپیگنڈہ عروج پر۔بعض زرخرید کالم نگاروں نے آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا۔ان کے ایک ایک لفظ بولتے تھے۔کہ کتنی بھاری قیمت پہ یہ تحریر لکھی جارہی ہے۔ صحافت کے بازار میں بولی لگی ہوی تھی ضمیر فروش صحافی بعض سیاسی قائدین کے خلاف زہر اگل رہے تھے جس سے یہ تاثر لیا جارہا تھا کہ اب کی بار ایک نیا پاکستان تخلیق ہوکے رہے گا۔ پرائیویٹ چیلنجز پر سرشام ایسے مکروہ چہرے نمودار ہوتے جو اخلاق سے گری اور سطحی گفتگو کرتے' حقائق کو مسخ کر کے پیش کرتے ایک طوفان بدتمیزی تھا۔جورکنے کا نام نہ لے رہا تھا ایسے دھاڑی دار کالم نگار بھی تھے جو اپنی بدکلامی اور غیر اخلاقی طعن زنی کی شہرت رکھتے ہیں قلم کی حرمت کو پامال کرتے تھے جو اپنے آپ کو بقراط سے کم نہ سمجھتے تھے۔(یہ صاحب اب تک کئی اخبار تبدیل کر چکے اور ایک طائفہ کی طرح چہرے پر ذرا بھی شرم اور ندامت نہیں)

اس خاک اڑاتی تندوتیز ہواؤں اور طوفان سے لوگ متاثر نہ ہوئے۔ بلکہ نہایت استقامت اور ثابت قدمی سے ان سب کے چہروں پر زنانے دار تھپڑ رسید کیا اور ایک ایسا فیصلہ صادر کیا جس نے ان کے اندازوں کو ہوا میں تحلیل کر کے رکھ دیا۔اب ان بے چاروں کو کوئی بات نہیں سوجھتی آئیں بائیں اور شائیں کالم کا پیٹ بھرنے کے لیے انتخابی نتائج میں دھاندلی کا رونا رو رہے ہیں بلکہ ان بہادر اور نڈر کالم نگاروں نے اپنا لہجہ بھی بدل لیا ہے۔اب بڑے ادب کے ساتھ مفت مشورے بھی دینے لگے ہیں۔

حالیہ انتخابات میں کچھ ایسی باتیں بھی دیکھنے میں ملیں جس سے یہ بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ قوم کسی شعبدہ بازی' ڈرامہ بازی' اور لالچ سے متاثر نہ ہوئی اور نہ ہی انہوں نے کسی نام نہاد مذہبی پیشواؤں کی پرواہ کی ہے۔ بعض حلقوں میں پیپلز پارٹی کے امیدواروں نے پیروں اور معروف گدی نشینوں کا سہارا لیا ہے۔ ان کی بڑی بڑی تصاویر کے ساتھ اپنی تصاویر شائع کیں اور یہ تاثر دیا کہ وہ ان بڑے مذہبی خانوادے کے حمایت یافتہ ہیں' ملنگوں لفنگوں کے ساتھ شائع ان پوسٹروں نے کسی ووٹر کو متاثر نہیں کیا بلکہ لوگوں نے اسے فراڈ اور دھوکہ دہی سمجھا۔ اس امیدوار کے ساتھ ان جبہ پوش' پیروں کے منہ پر بھی کالک مل دی۔ اور یہ ثابت کر دیا کہ ہم اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے میں آزاد اور خود مختار ہیں۔ اور ان مذہبی ٹھیکے داروں کے زر خرید غلام نہیں!

حالیہ انتخابات میں قوم نے جس ملی یکجہتی اور فکری ہم آہنگی کا از خود مظاہرہ کیا وہ قابل ستائش ہے۔ اس قدر متفقہ رائے کہ جس نے ان تمام خدشات اور تفکرات کو زمین بوس کر دیا کہ شاید اب پاکستانی قوم تقسیم در تقسیم ہو چکی ہے۔ سیاسی' مذہبی ٹکڑوں میں بٹ گئی ہے۔ ایسا ہر گز نہیں ہوا۔ بعض مذہبی جماعتوں نے انتخابات میں بھرپور حصہ لیا۔ لیکن قوم نے ان کے کردار اور عمل کو سامنے رکھتے ہوئے مسترد کر دیا۔ سب سے زیادہ جن امیدواروں کی ضمانتیں ضبط ہوئی ہیں۔ وہ مذہبی جماعتوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں یہ خوش کن بات نہیں بلکہ بہت بڑا المیہ ہے۔ اور ان جماعتوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے انہیں اپنے رویوں پر از سر نو غور کرنا چاہیے اور قوم کے اعتماد کو حاصل کرنے کے لئے سر جوڑ کر فیصلہ کرنا چاہیے اور ان وجوہات کو تلاش کرنا چاہیے جس کی وجہ سے یہ دن دیکھنا پڑے اور قوم نے ان پر عدم اعتماد کیا۔ غالباً سابقہ انتخابات میں اگرچہ اس وقت بھی ان کے امیدوار کامیاب نہیں ہوئے تھے لیکن ووٹوں کا تناسب بہت بہتر تھا۔ لیکن اس مرتبہ انتہائی افسوس ناک حد تک یہ تناسب گر گیا۔ بعض حلقوں میں ان کی دوغلی پالیسی بھی سبب بنی ایک طرف مذہبی جماعت کی نمائندگی اور امیدوار اسلام کے نام پر ووٹ مانگ رہا ہے جبکہ دوسری طرف کسی ایسے امیدوار کی حمایت بھی ہو رہی تھی جو سیکولر جماعت کا نمائندہ تھا۔ اب عوام بہت باخبر ہو چکے ہیں وہ کیونکر کسی ایسے امیدوار کو ووٹ دیں گے جو صرف اس لیے میدان میں ہیں کہ ووٹوں کی تقسیم کر کے کسی ناپسندیدہ امیدوار کا کامیاب کرائیں۔ یہ منظر نامہ پورے پاکستان میں نظر آیا۔

قوم نے سابقہ حکومتوں میں شامل بعض سیاسی جماعتوں کو ان کی غیر دانشمندانہ پالیسیوں لوٹ مار کی وجہ سے مسترد کر دیا۔ اور دیگر نئی جماعتوں کو حکومت سازی کا موقعہ فراہم کیا۔ یہ عمل اگر مسلسل جاری رہا تو بعید نہیں چند سالوں تک میدان میں صرف وہی لوگ رہیں گے جو باکردار اور محب وطن ہیں اور عوامی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں۔